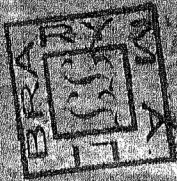


U1636's

Title - Deewan Usha Khurja, Meer Deew
Creator - Khurja's Meer Deew
Publisher - Munshi Nawad Kishore (Lucknow)
Date - Not Available
Pages - 80
Subjects - Usha Sharada - Dastan

الشهداء ملا محمد الرحمن

من توفيقه تعالى ان ايام فرحت لاهوت ايام نصارت انصاف من كلام بلاغت نظام نجيب
من غير ان زمان غزل اغفال معدن نال نعت و طراقت بين و ميد و سر و عظمی



دیوان خواجہ میر درد



دعوت شریف آراء و لیا خیر اصفا جید و شریعی عصر شاه قلم فقر و قناعت
کس نایزد و دجوت کج طامعی نیک و عیاض قدیر حقیقت کا حضرت خواجہ میر درد

طبع نقشی لکشتو کا پورین ہستما ہکا بال کنیت چھما

التماس اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ حاصل دار فہرست کی یہ فہرست ہر شائق کو چھاپہ خانے سے مل سکتی ہے جس کے معانی سے شائقان اصلی حالات کو معلوم کر سکتے ہیں فہرست بھی از ان ہر اس کتاب کی جیل بیچ کے تین سو ساوہ میں کتب درواین اردو کتب کلیات درواین فارسی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدر دان کو ان کا بھی کاغذیہ حاصل ہو۔

کلیات درواین اردو

کلیات انشاء اللہ خان بہتچہ طبع شد نامی میر انشاء اللہ خان۔

کلیات نساخ - عمدہ کلیات میں نادر اور رسائل شامل ہیں۔

۱۔ شاہد عشرت - ۲۔ سخن شعرا - ۳۔

اشعار نساخ - ۴۔ بحر عذوب دل

۵۔ دفتر بیکمال - ۶۔ سخن تواریخ - ۷۔

چشمہ رفیع - ۸۔ قند پارسی - ۹۔ زبان

ریختہ - ۱۰۔ قطعہ منتخب - از جلوہ گن

طبع و قادی مولوی عبد الغفور خان بہادر

کلیات نظیر اکبر آبادی -

کلیات تراب مجموعہ میں چند کتابیں

دیوان ۱۔ مثنوی عاشق صنف ۲۔ نظم بیان ۳۔

شجرہ قادریہ -

کلیات نساخ - طبع دار محمد زبانی

نسخ معاصر آتش لکھنؤ -

کلیات تسلیم - جس کا نام تاریخی تھا

منتیر خوش فکری کو بان اور بلند خ

امیر اللہ تسلیم شاہ گردیشیم دہلوی

کلیات میر تقی استاد

کا کلام -

کلیات ظفر کلام الملک

چار جلد میں - جلد اول و دوم یکجا

جلد سوم و چہارم یکجا -

کلیات مومن خان حیدر آباد

بہارستان سخن - اسیر

کلام ہے بحر و ہم رویت و ہم قیام

مشق نام بخش نساخ و خواجہ حیدر علی

ممدی حیدر خان آباد بڑی معرکہ کا مجموعہ

استاد نے زور طبیعت دکھایا ہے

عَوْنِ صَنَاعِ مَكِينِ وَ مَكَانِ فَضْلِ خَلَاتِ مَرْمُونِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَطْنِ نَيْشَبُورِ نَوَاسْتِ وَ كَانِ مَرْمُونِ تَهْمَانِ شِیْخِ مَوْلَانِ اَبِیْ طَلَبِ

اگر چہ وہ خوشیدرویش کے مریض تھے
 سو بھی نہ تو کوئی دم دیکھ سکا اور فلک
 ذکر و فایہ اس سے جو دفع منو
 شل شرارتنگ مشہم جستی بے بود ہے
 تو بھی متیر نہیں مہر کے نظر دیکھتا
 اور تو یان کچھ تھا ایک مگر دیکھتا
 کہتے ہو کس کو یہ تم ملک تو اوٹھ گھٹتا
 کو کچھ نہ ملتا اسے ملک بھی جدر دیکھتا
 نالہ دل کا اثر دیکھ درویش
 جی میں نہ بچائے یہ آویں کو کھینا
 اکسیر پر مٹو تیس احسان ساز کرتا
 کب لے کسی کا ہم غم و دوس کی ٹھیکر
 اسی آسودہ نہ آویں کچھ دلی بات منہ پر
 تو اپنی ہاتھوں آپ ہی پڑتا ہو تقریر
 ہم جانتے نہیں ہیں او درو کیا ہو کب
 جید ہے وہ ابرو او دھر ناز کرنا
 ہم رو سیاہ جاتے رہے نام رہ گیا
 غم رہ گیا کھو کھو آرام رہ گیا
 لب تشہ تیری بزم میں یہ جات رہ گیا
 شل گین جو ہم سے ہوا کام رہ گیا
 بار بیل ہے یا کوئی ممان سرا ہے
 ساقی مرے بھیل کی طرف ملک گاہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

شاہ و گداسی انجو تیلن کام کچھ نہیں
سوار بکھین مین فو تری بیو قانیان

اور ورجھوڑتا ہی نہیں ٹھکڑو بند عشق
کچھ کہہ رہا ہے بس نہ علی برگ و گاہ کا

کس کسکی چشم مست کا سرشار ہو گیا
 کچھ تو خبر نہ تھی کہ اوٹھا اوٹھ کر نکلا
 بیٹھا غصہ آگے کرے پاس اکیرم
 مذاک جگر تو مسکراؤں خاطر میں کچھ نہ تھو
 کھٹکی کھجور دیوان میں نہ تیری صدا جس

کسکی نظر لگی جو یہ حبس ہو گیا
 عاشق تری گل میں لگی باز ہو گیا
 گھر کے اپنی زیست کو بزار ہو گیا
 دل کی پیش کر آگے میں ناچار ہو گیا
 نال مرا تو چھوٹے ہی بار ہو گیا

ایور وہیم ہے یا رہے اب تو سلوک میں
خط زحمت دل کو مرہم زنگار ہو گیا

<p>کھینے ہی اسی جہانِ مآخِ سفر کیا اسی شیخِ انِ جنوں نے مرے لکھن کیا اسی نالہ دادِ مہربان ہی قونے اثر کیا شہرِ مندرہ تیرے مہین اسی شرر کیا</p>	<p>کھینے تو ایک دن بھی نہ ایدہ گزر کیا جبکہ سب سے ذریعہ کو تو نے کیا خراب تیرے سب سے اور بھی مجھ پر غضب ہوا کم فرمتی نے مہستی بے اعتبار کیا</p>
---	--

[illegible]

کھل گیا جو کہہ کہ تھا ہے نیستی
 ہستی سوہوم کا بان اترتا
 دور و میری ترہ پہنتی کے تین
 دھونڈ پیو یہ غل جہا
 کھلا درد اور دیکھ دل لڑ بس اور عالم کا
 بلند و پست سب ہر اہمیا اپنی نگاہوں میں
 گستاخ جہان کی دیر کچھ چشم عبرت سے
 چمن میں باغبان کی شمع کو کشتی تھی یہ نہیں
 نہیں مذکور شایان درد ہرگز اپنی مجلس
 کچھ کچھ ذکر آیا بھی تو ابرہہ سماد ہم کا
 سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا
 تجھے کچھ دیکھا نہ سمجھنے جز جفا
 کھل نہیں سکتی میں اب آنکھیں می
 میں لڑا ظاہر نہ کی تھی دلی بات
 پی گئی کشتی کا دو ہو تیری یاد
 مٹ گئی تھی ادھر کوئی سو تو بھوک

تو تو تھیں اپنا بھی دکھلائے گا
میں جو پوچھا دیکھو آؤ گے کیا
ی میں آجائے تو آجائے گا
کیونکہ گذر سالی بھلا دیکھوں
میں خدا جانے بہ شراستے بھلا
تپ کچھ جی میں نہ دیکھوں ہوں
دیوانہ

یہ تو اسی طرح سے تھا کہ وہ ایک نیا
نیا ہیرو تھا جس نے اس کی جگہ لے لی تھی

سب سے پہلے اور اہم ترین
 کام یہ ہے کہ اس کی
 تعلیم کی جائے۔

بعد کیونکہ جی تو نظرا
کھیرنے چلے تو او بجائے ہو
زلف میں دلو تو اب ہی
ایسے آپ ہی

... ..

[illegible]

بظاہر کہ زمین غنیمت ہے دل سے ملا تھا
شکستہ مرضِ زہونی نا اسیدی
جو اس طرح غیسروں سے ملتا پھر رہا
کہا میں مرا حال تم تک بھی پہونچا
برائی تری کچھ نہیں بات کیا ہے
تم اگر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے

کل و سکا گریبان دست قضا تھا
یہ کیا ہو گیا اور مرے دلیں کیا تھا
کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا
کہا تب اچھا سا کچھ مین سنا تھا
مراد دل ہی میرے حق میں بُرا تھا
نگاہوں میں جبار و سا کچھ کر دیا تھا

بلجائے تیرے حسن کی بے پروائی
یوں وعدے کی بیوی تو جس آن
تسکین چچی بوئی کو سج کر جا پو
اور دو گنا مین لگو جس انسان بلجا
اس کا شخصہ کوئی انسان بلجا
کنسٹنٹ شکر وہ جو کسی پر اثر نکلا
تشبیہی شکل وہ جو کسی پر اثر نکلا

<p>۹</p>	<p>بلائین جو کچھ اوہکے ملتے سے دیکھیں</p>	<p>نہ ملتے تو اسے در داس سے بھلا تھا</p>
----------	---	--

اپنا تو نہیں یار میں کچھ یار ہوں تیرا
 کرٹنے پر ہے ہی نہ کر معاشری بلا ہے
 تو چاہو چاہے مجھے کچھ کام نہیں ہے
 تو ہو دجھان مجھ کو بھی ہونا تو میں لازم
 ہر عشق سے میرا ہی ترے حسن کی شہرا
 میری بھی طرف تو کبھی جا کر کویف
 ایسا تو مجھے کچھ نہیں باور تو آزار

تو جسکی طرف ہو کہ طرف دار ہوں تیرا
 اپنا تو نہیں غم مجھے غمخوار ہوں تیرا
 آزاد ہوں اس سے بھی گرفتار ہوں تیرا
 تو کل ہر مریجان تو میں خار ہوں تیرا
 میں کچھ نہیں پر گرمی بازار ہوں تیرا
 بوڑھیا کی طرح میں بھی خریدار ہوں تیرا
 اوس چشم سے کہ دنیا کہ بیچار ہوں تیرا

میں اپنا حال کہ سارا جو بوجھ دلوں تیرا
 اس میں سب کچھ ہے تیرا تو میں کیا غلام
 میں اپنا حال کہ سارا جو بوجھ دلوں تیرا
 اس میں سب کچھ ہے تیرا تو میں کیا غلام

اورادہ میں کلا کو کیا تو تون پر وادی میں
کلیا بی بین تو اب اس کے قندیر میں
گلابی کی قندیر میں کہ پودن میں
دل آوارہ باغیان کوئی نہ بیاں
علیج آوارہ گلاس بہتو دین میں

مری بھیڑوں کی بات سن سب سے دو کتاب ہے
 کہے کیا فائدہ ناہر کو تقلید اچھوٹکی
 رہتیں چلتا ہو کچھ اپنا تو تیرے عشق کے آگے
 کسا میں یوں تو مل جائے اکثر بعد رشتہ کے
 لگا کئے سچے سببات کو تاک تو کہ جلد آنا
 بچوں کس طرح میں ہو رو او سلی بیچ بیکو
 کہ جسکے سامنے آ کوئی جا نہ ہو نہیں سکتا
 جتنا کہ دیکھ شیشے میں رنگا تیار کا
 جسکی جناب کیہ سبھی ناز میں نیاز کا
 ہو کو متی اجل کی طرف سے ہی ورنہ میں
 ای ورو اس جہان میں اگر صد عیب
 بے پردہ ہووے جس پردہ پر وہ ہر ساز کا
 گل و گلزار خوش نہیں آتا
 اسے جنوں جیب میں ترے ہاتھوں
 کیا جفا کے سوا سبھی کچھ اور
 باغ بے بار خوش نہیں آتا
 ایک بھی تار خوش نہیں آتا
 اسے ستم کار خوش نہیں آتا

محبوب

شیریں

شیریں

حال یہ کچھ تو ہر اب دلی توانائی کا اوشب بچہ نہیں ہے یہ سیاہی تیری نام سنتا نہیں اب تیری حرمت کا کوئی	کہ یہ طاقت نہیں ہون نام شکیبائی کا خون گردن پہ تیرے کسی سودائی کا شور الیسا ہر جہاں مری رسوائی کا
ولہ	
کہا نکاساں اور مینا کہ حرام و مہلنا کسوے کیا بیان کچھ اس اپنے حال ترک نظر جہت لپہ کی دیکھا تو مسودہ خلیق ہے	مثال زندگی پر آب پنا آب ہے پیمان دل اسکے ہاتھ میں ہے جیسے جانا نہ بچانا کوئی کعبہ سمجھتا ہے کوئی سمجھے ہر تہانا
ولہ	
اے شمع روز بسکہ ترا انتظار تھا ظالم پیسید دل سرفراز کے ترے مدت کے بعد خط سے یہ ظاہر ہوا کہ عشق	میں ایک سیاہی شعلہ صفت بقرار تھا او سوقت سویندھا ہوا کہ تو نے سوار تھا تیری طرف سے حسن کے دلمین غبار تھا
ولہ	
وہ دن کہ مرگئے ہمیں بھی فراغ تھا چلتا ہوا اب پڑا خس و خاشاک میں ملا گذر وہ دن جس نے ابی پر کتنے بیڑے لگا رکھے	یعنی کبھو تو اپنے بھی دل کا داغ کا وہ گل کہ ایک عمر میں کا چسور غ تھا ہر کوئی دلی بات یہ گھر تھا یہ بلغ تھا

ایضا

ایک تو ہون کا ستہ دل پہ پرور بربخا

خوشی عشق واہ واجی ہوا ستم بجا

سویا نہ جیسے بلکہ کشتی مضبوطی کا

۱۱

ایضا

جاوہ فہر اس طرح کام شان میں دیکھا

ہو کھلے کت بخت میں کو انسان میں دیکھا

ہو نہ پتہ غزل ل صد چاک نہ پیکار

منہ دل سے بجا پو کر بیان میں دیکھا

ایضا

ایک جس میں دل سے کین اب دیکھا

دل نصرت سے ہو پونا تھا ہو چکا

دلیا کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

یہاں کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

ایضا

ایک جس میں دل سے کین اب دیکھا

دل نصرت سے ہو پونا تھا ہو چکا

دلیا کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

یہاں کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

ایضا

ایک جس میں دل سے کین اب دیکھا

دل نصرت سے ہو پونا تھا ہو چکا

دلیا کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

یہاں کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

ایضا

ایک جس میں دل سے کین اب دیکھا

دل نصرت سے ہو پونا تھا ہو چکا

دلیا کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

یہاں کہ دل کو دھوئے لکھتے رہے چکا

ایسے غیر تو ایک فاضل شہید ہے
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ

روایت الراء
 کیونکہ میں نے ایک عالم سوزن زبان پر
 ہندو شمع میں ایک حکم ہے زبان پر
 میں نے شمع میں ایک حکم ہے زبان پر
 میں نے شمع میں ایک حکم ہے زبان پر

۱۳
 کیونکہ میں نے ایک عالم سوزن زبان پر
 ہندو شمع میں ایک حکم ہے زبان پر
 میں نے شمع میں ایک حکم ہے زبان پر
 میں نے شمع میں ایک حکم ہے زبان پر

میرے گناہ آگے ہیں کوئی شمار میں اسے دروین نے جی میں کیا تھا سنا رہا تھا	
زہد اگر نہیں کی تو کسے کسو سے بعت زلف بتان ہو کناہی وقت و سگری گو کہ چرخ چلے جلن اپنی شمع کو سے	میر مغال کہاں کر دست بدو بعت اس سلسلہ میں کی ہو دل ز کسو سے بعت کوئی زندہ دل کوی ہوا اس ہوشیاری سے
روایت ایچیم فارسی	
آگے کم کسو سے در دنیا میں کس سے آئینہ کی طرح غافل کھول جھانی کو کوہ میر باغ و بوستان تو ہو میر سر ہر گھڑی جو نہ ہے بن مرگ میں سو ہے پوچھا جا عقدہ دل کھول مثل قطرہ نادان تک چرخ و تاب تاج جو ہر یان بس دل صد جاگ	اور ہی سستی ہو اپنی دیکھ یہاں سے دیکھ تو ہو کون باری تیری کاشاں سے آئیے گلے فقیر کے بھی دیر سے کون جانے آہ کی لذت ہو جانے سے جو کہ غلطان ہو گیا آب و دریاں سے زلف و بھی ہو کسو کی ظاہر شاہ سے
بخت خواب کو دے میرے سلا یا اس کو دور ورنہ پھوٹکا تھا ہی افسون میں آسایا کس سے	
ملو کہ جب چلے ہمارا بھن کے سے چرخ	کچھ آپ ہی آپ سوچ وہ رہتا ہر شے سے

ایسے غیر تو ایک فاضل شہید ہے
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ
 چونکہ شعلہ زبان سرفراز و شہید چرخ

دل کے تھک جانے کو مسکھانے کے لئے نیند
 بے لافیت کی چوٹی پر لٹائی گئی اغیار
 راہوں کی لپٹوں پر کھڑکھڑاتی اغیار
 براہِ بغیانہ کی سیر پر کھلتی ان کی اغیار

ازل سے لے کر آج تک
 لایا تھا تو جہاں تک
 وابستہ ہو کر
 رہا ہوں سو افسانہ

کعبہ میں ورد آپ کو لایا یوں کھینچ کر
دل سے گیا نہیں ہر خیالِ ستان ہنزد

[illegible]

کو اپنی سہ سے تہ بول اسے پرویز
اوس کے قیشہ کی بھی زبان سہ سے تیز
ساقی زاب سب کا رتہ بننے لگے
تیرے ہاتھوں سے یان بریز بریز

10

برای این امر که در این بین

[illegible]

حال پر میرے صدمہ ہزار افسوس	نہ لیا تو یہ ایک بار افسوس
نہ کر اسے درو باز بار افسوس	جو کہ ہونا تھا دل پہ بیو گزرا

[illegible]

کر مار رہا میں اور دیدہ گریبان کی اعتیاض
خار و زہر پر سے پہن مری خال میں ہے
جوش جنون کے ہاتھ سے فصل بہا میں
تیر سے ہی دیکھنے کے لیے آسنہ کی طرح

[illegible][illegible]

روپہ الف الف
روپہ الف الف
روپہ الف الف

درخت سبزه که از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است
 درخت سبزه که از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است
 درخت سبزه که از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است

چسباده آب باغی ہو کیا جھم سیر کو بے قدر کی گئی ہوئی عالم میں یا انہیں	پھر سکون زندگی کی توقع بہار کے ہو صرف شیشے کے سنگ مرار کے
راہ عدم میں دروین اتنا ہوں تیرا پروچھا صبا کا ہاتھ نہ میرے غبار تک	

ولہ

پھر تار مین سے کب عمر جو ن فلک چو کھا ہوں درو جیسے اور دیکھ جاوے	بخت سیاہ پر نہ پھر سے میرے ہاتھ لگتی نہیں جو تیرے ہلکے مری ہلکے
---	--

ایضاً

مہین میرے تین کیسی کا پاک گرد تو ہو گئے ترے عاشق	اب گریبان ہو ہاتھ ہوا اور چاک کیا ستم ہو زیادہ اس سے خاک
---	---

دو لکھ اللام

کچھ گل ہی باغ میں نہیں تنہا شکستہ دل ہاتھوں نے مجھ سے ہیں بے لکڑہ پنج	ہر غنیمت دیکھتا ہوں تو ہیکہ شکستہ دل ساغ شکستہ خاطر کو بیٹھا شکستہ دل
شادی کی اور غم کی ہو دنیا میں ایک شکل یارب درست گو نہ ہوں تیرے عہد پر	گل کو شکستہ دل کہو تم یا شکستہ دل بندہ سے پر نہو کبھی بن شکستہ دل

درخت سبزه کہ از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است
 درخت سبزه کہ از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است
 درخت سبزه کہ از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است

درخت سبزه کہ از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است
 درخت سبزه کہ از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است
 درخت سبزه کہ از باغ اقبال این
 باغستان بیرون است

یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم

از بس کہ میں محو لائیں مجنون ہو خواہ کوہن ہو اپنے ملنے سے منع ست کر یوں تو عاشق بہت ہن لیکن	ہر جا بے اختیار میں ہم عاشق کے دو ستار میں ہم اس میں بے اختیار میں ہم اس طور کے گئے تیار ہن جسم
--	--

مجنون نہ باد در دو واسق
 ایسے یہ دو ہی حیار ہن ہم

اب کی ترے در سے گر گئے ہم چون نور نظر ترا قصور جز اہل صفا بت تو جو ن عکس کس نے یہ ہمیں ہلا دیا ہے تھا عالم جبر کیا بتاؤں جسطح ہوا اسی طرح سے	پھر یہ ہی سمجھ کہ مر گئے ہم تھا پیش نظر جدھر گئے ہم اے آئینہ کس کے گھر گئے ہم معلوم نہیں کدھر گئے ہم کس طور سے زلیست کر گئے ہم پیمانہ عمر بھر گئے ہم
---	---

افسوس کہ درد او کو جنت
 ہووے ہی خبر گذر گئے ہم

پھر لائے نہ تھے کہ کھو گئے ہم
 تھے آپ ہی ایک سو گئے ہم

یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم

یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم
 یوں آئینہ جس پیاں نظر کی گئے ہم
 سا چارے دو چارے ہو گئے ہم

وہ دنیا کی طرح ایک درخت کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 ہر ایک سب سے پہلے دنیا کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 ہر ایک سب سے پہلے دنیا کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 ہر ایک سب سے پہلے دنیا کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا

نور
 خلق میں ہیں جس کا سب خلق سے تیرا بھی
 تال کی گنتی سے باہر حسیط روکے ہیں
 ردیف النون
 یہی بساط میں ہم خاکسار رکھتے ہیں
 ترے جلوئے آوری ہمارے رکھتے ہیں
 کہ نسل بحر مل سرکنار رکھتے ہیں
 جو کراچی جو میں سوار رکھتے ہیں
 سنب اہل قبراسی کا خار رکھتے ہیں
 فقط ہی ثروا غدار رکھتے ہیں
 جو ہو سو ہو پر اسے اتوار رکھتے ہیں
 کہ بیقاری کو ہم برقرار رکھتے ہیں
 مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں
 یہ ایک حبیب ہے سوتار رکھتے ہیں
 جو اسپہ بھی نہ ملین اختیار رکھتے ہیں
 حباب وار کلبھی اوتار رکھتے ہیں

۱۲
 یہ جان کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 یہ جان کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 یہ جان کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 یہ جان کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا

وہ دنیا کی طرح ایک درخت کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 ہر ایک سب سے پہلے دنیا کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 ہر ایک سب سے پہلے دنیا کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا
 ہر ایک سب سے پہلے دنیا کی طرح ہے جس کا پتہ ہرگز نہیں ملتا

[illegible]

ہو کر کتب جلات میں اکثر غفلت میں
 جب میں جان کو دوڑاں ہر ایک میں
 نوح انسان کی بڑی شکر ایک
 حضرت جبریل مجھ سے ایک میں
 دال چا سچا میں ہر ایک میں
 درو اچھین دیکھتا ہوں ایک میں
 نہ میں چاہا طلب نامش کرنے میں
 جو چھ کر بیان و مقدار میں
 جس کو کئی کر رہا میں
 جہاں صفائی میں خود دیکھتا ہوں
 جاری تھی ہی تقدیر میں
 جو کچھ دل میں ہی فاش کرتے ہیں
 مزاج خاں دل سے اگر کر رہا ہوں

یادری دیکھے نصیبوں کی ساقی اس وقت کو غنیمت جان وہ زور فرتہ ہوں کہ میرے تین کیا کہوں اپنی میں سینختی بعد مدت کے درد کل مجھ سے	دوست بھی ہو گئے مرے دشمن پھر نہ میں ہوں نہ تو نہ یہ گلشن نہ خیال سفر نہ یاد وطن حال تیرے مجھ سے ہو نگار و شن لگتا راہ میں وہ غیب دہن
میری اسکی جو لکھیں آگے میں ہو گئے آنکھوں ہی میں دود و سخن	
بلغ جہان کو گل میں باغ میں ہم دریا معرفت کو لکھا تو ہم میں سائل وابستہ ہے جن سے گرجہ ہے و گور تیرا ہی حسن جگ میں ہر خد بخور ہے الفاظ خلق ہم میں سب مہلات کرتے	گر بار میں تو ہم میں اختیار میں تو ہم میں گردار میں تو ہم میں اور بار میں تو ہم میں مجبور میں تو ہم میں جنت میں تو ہم میں تسبیحی نشہ کامل دیدار میں تو ہم میں سنی کی طرح ربط گفتار میں تو ہم میں
اور و نئے تو گرانی ایک تخت او کھلتی تھی اے درد اپنے دے گئے گرا رہیں تو ہم میں	ان سب
جمع میں افراد عالم ایک ہیں	کل کے سب اور اوراق ہر ہم ایک ہیں

۲۱
 دستان

یہ آئینہ عیاں میں پائے میں کہ میں
 یہ ترس تو میں اسے درو کیا میں
 واسطی سے دلان کو فراس کرتے ہیں
 کام مردوں کے وہ میں سووی کہ میں
 جان سے اپنے کو کوئی کہ میں
 موت کیا آئے کہ فقر و تنگدستی میں
 مرنے سے آگے یہ لوگ نہ چلا میں
 دیدار دیدار ہو جاتے غنیمت
 دوان نر زار میں ہم احوال نظر میں
 انکھن اس برہمن کی میں
 انکھن اس کے زبان میں
 انکھن اس کے آواز میں
 انکھن اس کے ہاتھ میں
 انکھن اس کے پاؤں میں
 انکھن اس کے سر میں
 انکھن اس کے دل میں

ن کر کے

مجلس عالیٰ تعلیم و تربیت
وزارت تعلیم و تربیت
اسلام آباد

کون سے کتب خانہ کی کتابیں ہیں جن کی کاپیاں
 کتب خانہ کی کتابیں ہیں جن کی کاپیاں
 کتب خانہ کی کتابیں ہیں جن کی کاپیاں
 کتب خانہ کی کتابیں ہیں جن کی کاپیاں

کشتی کی طرح پھینکی جا رہی تھی میں شل جاب تک نہیں رو رو کر ہوا سر پر تھیں جلہ کی ہونٹیں نکھیں ہوا تھا	جس تارنگہ سب سے پہلی پہن چھوٹ ہی پہن پروہ ہی کتا ہی سدا چھوٹ ہی پہن دریا کی طرح کھیت مرا لوٹ ہی پہن
اے درد مجھ سے نہ ان آنکھوں کا بہت بھائی کی طرح دلوں سے کوٹ ہی پہن	
گھر دو دنوں پاس ہیں لیکن لقا نہیں ہم فقروں کی طرف بھی تو گناہیں بدستور بعد مرنے کے ہوئی مری روئی کی قدر یوں تو ہی دوزخ میں دلیں اس کا خیال	آدھ روشت آدمی کی یہ وہ باتیں کہاں بھیکے جانے تھے آپ آگے وہ خیر تین کہاں تب کہا کچھ گاؤں کو نہ وہ ہر سائیں کہاں جن دنوں اپنی قبل میں تھا شہر انہیں کہاں
جس طرح سے کھیتا ہے وہ دلوں کا یاں شکار درو آتی ہیں کسی دہر کو وہ گھاتیں کسان	
مجھے دوسری تو ظاہر ہے بتا مجھ کو کہاں نہیں بڑی جسطرح گناہیں نظر آگیا خلائی ان مری دلکش شہ کو جو فاقہ لگ کر ٹکڑی کر دیا مجھے رات ساری ہی تیرن کی کوئی اور شمع نہ تھا	کوئی اور بھی ہی تری سوا تو اگر نہیں نہیں یہ ہیں گو کہ نہ نہ کوئی تیلیاں کی دلیں نہ نہیں مری پاس تو ہی ایک تھا یہ کان شیشہ گر نہیں کہ نہ ہو سکی کہ چاہیں یہ بات ہی کہ بان یہ نہیں

دل میں آدھی فاقہ کی رفتار کا نہیں
 دل میں آدھی فاقہ کی رفتار کا نہیں
 دل میں آدھی فاقہ کی رفتار کا نہیں
 دل میں آدھی فاقہ کی رفتار کا نہیں

یوں تو ہے شام و صبح ہر اس کا خیال

ابنی غفلت کے سوا اور کوئی مال نہ دیدار نہیں
 ابنی غفلت کے سوا اور کوئی مال نہ دیدار نہیں
 ابنی غفلت کے سوا اور کوئی مال نہ دیدار نہیں
 ابنی غفلت کے سوا اور کوئی مال نہ دیدار نہیں

تجربہ دل بھی زلف میں اسی جواکھے کا تو کیا ہوگا

دود کو تو پوچھنا معلوم ہے
 کوئی بان و سبب یا نہیں
 میں تو سبب یا نہیں
 بڑا تو نا ہے دل کا نہیں
 جس کا دل تو سبب یا نہیں
 قلاب میں ہی دیکھو
 کیا کیا ہی بن فال میں
 پورے میں کاربہ زمین
 ہے دھن رخصت نہیں
 اس کی بن کے تو نہیں
 تھکے ابھی وہ ہیں تو نہیں
 میں بھی بندہ میں تو نہیں
 ست کہ بیات درد کہ کی نہیں
 دو نگاہیں بوجہ ہوئی ہیں
 بد زبان یہ ادھی دل میں جا

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگ تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہیں
دردیاں دوسری سپاؤں پر قناعت کیجئے	
خانہ چشم ہے بان حسنا نہ خمار نہیں	
ای ہجر کوئی شب نہیں جس کو سو نہیں	پر صبح ہوتی آج تو اتنی نظر نہیں
دل لیگیا پر ایک کی اس طرف نگاہ	ایسا تو دیروں میں کوئی سفت نہیں
کہہ کو نسا ہے داسن صحر جہان میں	
اسے درو آنسوؤں سے ہوتی رو نہ نہیں	
مرے ہاتھوں کی ہاتھوں اور عزیزان	گریبان چاک ہے چاک گریبان
کھلا ہے باب عرفان جسکے اوپر	اوسے ہی ہر ورق گل کا گلستان
صبا جاتا ہوں گریبان میں جن سے	گلوں کو باغ میں رکھو تو خندان
گرچہ ہم مردہ دل التجا میں ہیں	نکھیں آؤ کو سبھے تو کہاں نہیں
زندگی جس سے عبارت ہے تو نہیں	یوں تو کہنے کے تئیں نہیں کہہ لیں
بد مرتبہ بھی وہ بات نہیں اتنی نظر	پس توقع پر کہ ہم بن جائیں نہیں
دل تو سمجھا ہی سمجھتا بھی نہیں	کہیے سودا ہی تو سودا الہی نہیں
اسکی باتیں مجھ سے کیا پوچھو ہو	مدتیں گذریں کہہ دیکھا بھی نہیں

۲۴
 دیوان درد
 ابھی باتیں نزار ہوتی ہیں
 گرچہ بن تکتہ رہی ہے تیرا دل
 کو چاہوں تو اوو کے تئیں کہان
 کہ کو چاہوں تو اوو کے تئیں کہان
 پرات شمع سے کہتا تھا درو جان
 کہوں کہ لکھا تھا
 کہ حال دل نہ کہوں اور نہیں
 دل میں تیرے تئیں تو نہیں
 گھر سے دروازے تھکے ہیں
 دروازے تھکے ہیں
 دروازے تھکے ہیں

دل میں تیرے تئیں تو نہیں
 گھر سے دروازے تھکے ہیں
 دروازے تھکے ہیں
 دروازے تھکے ہیں

این صفای آینه دل که درون
 بهشت است و کس که در آن
 نشاند و کس که در آن
 بخت دارد و کس که در آن
 در هر روزی که در آن
 نه به بهشت و نه به جهنم
 گشتارون من به بهشت و نه به جهنم

روشنی المار

چرخ زدن سے کہ بخون سے تم دیدہ
چرخ زدن سے کہ بخون سے تم دیدہ
چرخ زدن سے کہ بخون سے تم دیدہ
چرخ زدن سے کہ بخون سے تم دیدہ

میں لکے ساتھ کب تیں کشتی لڑا کر
لپٹے بندہ پہ جو کچھ چاہو سو بیدار کرو
نہ کہیں عیش تھارا بھی غصہ ہو
کنا لگا شقی تو رفت ایریا کرو
ولسا ہی اب تلک ہو وہ واسنہ اچھا
سر شمشہ نگاہ تغافل نہ توڑ لو
جاو و ورقفس سے یہ بے بال کرکنا
وے لے جو کچھ کیشے میں باقی تھیں
کتا ہر آئینہ کہ نہیں ہے بعد اگر
کھو پنے نپایا مہربان ای تند خو کجا
تنہا یں مبدل سر تو نہ ہو گیند میں
دل نالان کو یاد کر کے صبا
نیم بسمل کوئی کسو کو چھوڑ

میں نہیں کتا کہیں تم اوڑھتے جا کر
بندہ پرور اس طرف کو بھی کھیلا کر

اب اختیار ہاتھ سے جاتا ہے آئو
یہ نہ آجے کہیں جی میں کہ ازاد کرو
دوستو درد کو محفل میں نہ تم یاد کرو
انکھو غن کب تلک میں کھون تھارو
کیدھر لیے پھرے ہو تو میرے غبار کو
اے ناز اس طرف سے نہ آکا موڑ لو
صیاد فرج کھینچو پراسکو نہ چھوڑ لو
ساقی ہر تنگ عرصہ نہ وقت شتاب ہو
دوران کے ہاتھ سول الہن بھی آہو
نہ لکھا آنکھ بھر کے ایک دم خوشی نہ ہو
رہی تو بھی نہ ملنے کی ہماری آرزو خفا
اتنا انسان وہ قاتل ہو
اس طرح میٹھتا ہے غافل ہو

ہم ہمارے
ہم ہمارے
ہم ہمارے
ہم ہمارے

ہر چند کھولی تھیں تو پتھر کے ہی سر کا ٹھنڈ
 کیونکہ بکار عشق گرہ در گرہ نہو
 جیتا کسی کو چھوڑے نہ یہ گانٹھ زہری
 داندہ بھو تو رو دے کبھی ساتھ چاہیے
 بند قبا سے کھول ٹنگ ای گلبدن گرہ
 ربطہ ہر نازبتان لو تو مری جان کو ساتھ
 اپنے ہاتھ تو لگی بھی مین زور کا دیوانہ ہوں
 جو جفا جو بہن انھیں سنگدلی لازم ہے
 گریسا نفسی ہو یہی مطرب تو غیر
 درد ہر چند میں ظاہر نہیں تو ہوں چھوڑ
 زور نسبت ہو دے بھگلو سلیمان دے
 کاش تاشمع نہ ہو تا گد ر برد اینہ
 شمع کہ صدمے تو ہوتے ابھی دیکھتا آؤ
 گر ترا حسن برستہ نظر آجائے اسے
 کیوں اسے آتش سوز انھیں لیے جاتی ہو
 تھنے کیا تھر کیا پال و پر پروانہ
 پھر جو دیکھا تو نہ پایا اثر پروانہ
 نت رہے آگ میں سوز جگر پروانہ
 سو جھتا بھی ہو تجھے کچھ نظر پردانہ

ہر چند کھولی تھیں تو پتھر کے ہی سر کا ٹھنڈ
 کیونکہ بکار عشق گرہ در گرہ نہو
 جیتا کسی کو چھوڑے نہ یہ گانٹھ زہری
 داندہ بھو تو رو دے کبھی ساتھ چاہیے
 بند قبا سے کھول ٹنگ ای گلبدن گرہ
 ربطہ ہر نازبتان لو تو مری جان کو ساتھ
 اپنے ہاتھ تو لگی بھی مین زور کا دیوانہ ہوں
 جو جفا جو بہن انھیں سنگدلی لازم ہے
 گریسا نفسی ہو یہی مطرب تو غیر
 درد ہر چند میں ظاہر نہیں تو ہوں چھوڑ
 زور نسبت ہو دے بھگلو سلیمان دے
 کاش تاشمع نہ ہو تا گد ر برد اینہ
 شمع کہ صدمے تو ہوتے ابھی دیکھتا آؤ
 گر ترا حسن برستہ نظر آجائے اسے
 کیوں اسے آتش سوز انھیں لیے جاتی ہو
 تھنے کیا تھر کیا پال و پر پروانہ
 پھر جو دیکھا تو نہ پایا اثر پروانہ
 نت رہے آگ میں سوز جگر پروانہ
 سو جھتا بھی ہو تجھے کچھ نظر پردانہ

درد
 جہ دراز اور عسر و حرج
 نہین نالے سوا کوئی کسب
 قطعہ زلفت باریک
 درد

خبر لال فدا کیا ہے طوق لال بدین
دل ہو شکستہ کس جاوے جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین

درویش ہون مری تقسیم
حسرت کرتی ہے کہ سے یا اللہ

دل ہو اسکو ہوا سن لفت گر گریہ میں راہ ہمبے بچاؤن سے شرمندہ دم غمی ہے	ہو دو انون کی طرح خانہ زنجیر میں راہ ہو صبا کے تئیں کب غمہ تصویر میں راہ
نالہ دل میں لیے تجھ کو پھر اشہر بشہر بیگانہ گر نظر پڑے تو آشنا کو دیکھ	آہ پر تو نے نہ کی ٹنگ دل تاثیر میں راہ بندہ گر آؤں ساتھ تو بھی خدا کو دیکھ
آہن ہو ماہونگ ہے سب جلوہ گاہ یا	ہو آئینہ ہر ایک گدہ میں صفا کو دیکھ

ردیف

اسکی ہمارا حسن کا دین ہمارے جوش ہے بخت سیر برنگ شب زنتیہ گلہ جوش ہے	فصل ہمارے شیکے ہاں یا پتہ گلہ جوش ہے شعبہ ہی ہر بان گریہ تو سدا جوش ہے
غلوت دل میں کر دیا اپنے جواس میں غفل ہو کہ تو دوسرا ہے آپ نے نہیں اٹھایے	حسن بکلا چشم ہے نغمہ وبال و ش ہے بارش میں ہوا اور پھر سہمی بان و ش ہے
نالہ و آہ کیجیے خون جگر ہی سہجے خیر تھم جو چاہیے بد رستہ جنون چھو	عہد شباب کتے ہر جہم نہ ناووش ہے ہم سے جہان کی سیر کی رہنما ناووش ہے
ہر خور و نگو پھر کہیں دست قصانہ چھو	مثل دل ہر ایک میں در نہ بھر جوش ہے

خبر لال فدا کیا ہے طوق لال بدین
دل ہو شکستہ کس جاوے جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین

۲۹

خبر لال فدا کیا ہے طوق لال بدین
دل ہو شکستہ کس جاوے جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین

خبر لال فدا کیا ہے طوق لال بدین
دل ہو شکستہ کس جاوے جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین
در دریا کی جگہ دیکھو جہان بدین

جی تو جی سے ترے رہا ہے مل
 منہ لیا مو کر گیا ہوا تو سے
 درو کوئی بلا ہے شوخ مزاج
 اس کو چھوڑا کر آیا تو سے
 دل مرا چھوڑ دیا تو سے
 سو گیا تھا جگا دیا تو سے
 بین کہان اور خیال ہو سے کہان
 منہ سے منہ یوں بھاڑا تو سے
 وہ مرے چاہنے کو کیا جائے
 یہ سن لیا سنا دیا تو سے
 ہم بھی کچھ دیکھتے سمجھتے تھے
 سب یکایک چھپا دیا تو سے
 وہ بلائے سے بھاگتا تھا اور
 درو تھک بلا دیا تو سے
 اہل فدا کو نام سے ہستی کے تنگ ہو
 فارغ ہو بیٹھ فکر سے دونوں جہان کی
 حیرت زدہ نہیں نہر فقط تو ہی آئینہ
 اس ہستی خراب سے کیا کام تھا ہمیں
 گلگیر منہ پھار نہ تو شیخ کی طرف
 کب ہو دماغ عشق بتان فرنگ کا
 لوح مزار بھی مری چھاتی پر سنگ ہے
 خطرہ جو ہے سو آئینہ دل پر سنگ ہے
 یانک بھی جسکی آنکھ کھلی ہے سوداگ ہے
 اسے نشہ ظہور یہ پتہ تری تریک ہے
 اسکی زبان ہی اسے کام نہنگ ہے
 مجھ کو تو اپنی ہستی ہر قید فرنگ ہے

<p>اگر زمین در حال آبادی باشد و در وقت جنگ یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح</p>	
<p>سیلاب با شک گرم سے اعضا مے تمام اے در و کچھ بہا دے اور کچھ جلا دے</p>	
<p>اگر باغین خندان ہر الب شکر آوے قاصد کو پھر ضرر و دھرم ہی کو بجا لے کوئی تو سے کج شہیدان کو غریبی زائد کو جتا دیکھو بخودین یہ زندان کہتے ہیں کہ یکدست تری تیغ چلی ہو چون خواب ہو وابستہ بغفلت یہ تماشا اگر طبع روان تیری مدد ہو تو شاید</p>	<p>کل سامنہ دامن سہنہ دھاب کر آوے یان سخیری آگنی جھنک خبر آوے جی دیکھ کو ظالم کوئی کس بات پر آوے آتا ہو تو خود داری کو گھر میں ہی ہوا تب جانی کہ جب بیکر و قدم چلا دھوا کھل جائی اگر آنکہ تو پھر کیا نظر آوے اس بحر میں ہم سے بھی کوئی شعر تراوے</p>
<p>مطلق بھی نہیں در و اضافتے مبرا عمدی سے نقد کے کوئی کہو نہ بر آوے</p>	
<p>اویست کوئی میری غم کی میری جی جانی ہو سناؤں کیونکہ اپنا حال میں کچھ نہ ہو ملیں شوق آئینہ کو جو وہ صاف طینت میں قیامت سر زمین دیکھ پھر حشر بہا ہے</p>	<p>گہم و کٹ لیا خالی تو پھر جانی بھری ہو یہ مقصد جب لگوں کہنے تو اس کے بند آتی ہو صفا تو عارضی ہو اور کہ ورت کس کی آتی ہو ہوس ہر دم تنائیں تو یہ پھر کچھ اٹھاتی ہو</p>

بہت سی باتیں ہیں جو کہ در وقت جنگ
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح

اگر زمین در حال آبادی باشد و در وقت جنگ
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح

اگر زمین در حال آبادی باشد و در وقت جنگ
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح
 یا در وقت صلح و در وقت صلح و در وقت صلح

<p>دوڑے سزارا کپ سے باہر نچا سکے دل سے اٹھا خلافت اگر تو اٹھا سکے یہ اک وہ نہیں جیسے پانی بجھا سکے</p>	<p>بارب یہ کیا طلسم ہے اور اک نہم بیان گو بحث کر کے بات بھائی پہ کیا حیل اطفا کر نار عشق نہو آب اشک سے</p>
<p>مست شراب عشق وہ بنو دہر جسکو شہر اے درو چاہے لاسے لے بخود پھرن لاسے</p>	<p>مسم ہے حضرت دل ہی کے اشیائے فی طریق اپنے پہاک دور جام چلتا ہی کیا جگر کو مرے داغ تیری وعدوں نے نظر نہ کیجیو تو میرے دل کے خطر وں پر جفا کو جو را اٹھانے پر سے زمانہ نیلے</p>
<p>طریق ذکر تو ہے درو یا دعا کو طرح بتائیے کچھ اپنے تئیں بھلا لیکو</p>	<p>کوئی بھی دو اپنے تئیں اس نہیں ہے وہ اشک نکلتا ہی مری چشم سے جسکا زہنارا دھر کھو لیو مت چشم حقارت</p>
<p>جز وصل سوطے کی کوئی آس نہیں ہے ہر قطرہ کم از پارہ الماس نہیں ہے یہ فقر کی دولت ہو کچھ افلاس نہیں ہے</p>	<p>کوئی بھی دو اپنے تئیں اس نہیں ہے وہ اشک نکلتا ہی مری چشم سے جسکا زہنارا دھر کھو لیو مت چشم حقارت</p>

سر پرانی شمع آگنی شمع بنی طرح دل افروزی کی جس کوئی
 سر پرانی شمع آگنی شمع بنی طرح دل افروزی کی جس کوئی
 سر پرانی شمع آگنی شمع بنی طرح دل افروزی کی جس کوئی

دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو
 دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو
 دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو

آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے
 آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے
 آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے

آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی
 آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی
 آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی

<p>دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو</p>	<p>دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو</p>
<p>آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے</p>	<p>آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے</p>
<p>آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی</p>	<p>آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی</p>

دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو
 دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو
 دل بھی تیرا ہی دھنگ سیکھا ہو

آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے
 آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے
 آرام سے کچھ بھی نہ کیا سو گئے

آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی
 آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی
 آج نالوں کے مرے زوری ولسوئی کی

<p>بی بی منور علی کو ایک کی خدمت گاری سونوار کے قتلہ جاچا ہے توفیق پائی جی غنا ہوئی گئی اے الگ گزشتہ پائی درویش کو اور غنا بابت توفیق پائی نصرت زندگی بہت گزشتہ پائی مغفرت ہمارے دیدہ و دوام پائی بولے کیا ہے آپ اب تیرے</p>	
<p>کہ ساغر چشم دستان سے جو حرف نکل گیا زبان سے کھینچے ہوئے تیغ کہکشان سے آتا ہے یہ قافلہ کہاں سے مغ اسکو نکال اپنے بان سے</p>	<p>ہر سیف زبان تری سیہ مست دووین وہ ہوا قلم کے ماتحت بشنوں کے لیے فلک پھرے ہر ہر آن ہین واردات دل پر بدنام کرے ہے دست برد</p>
<p>ہر مثل چراغ در و میرا دشمن دم عیسوی بھی جان سے</p>	
<p>کسے دماغ کہ ہو دو بکر کینے سے برنگ نام ہوں بکندہ دل کینے سے لیا ہو فیض مرے دل کے آکینے سے مثال ماہ زیادہ نہیں مہینے سے کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جڑ سے یہ نقد مال لگا ہاتھ اس فینے سے</p>	<p>نہ ہاتھ اٹھاؤ فلک ہمارے جینے سے نہیں خیال مجھے خاتم سلیمان کا بسان دانہ انگور سے پرستون نے ترقی اور تنزل کو یا نہ کچھ عرصہ مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جاوے مال کار سمجھا یا فتور نے ہم کو</p>
<p>بسا ہو کون ترے دین گبدن اور کہ بوگلاب کی آئی ترے پسینے سے</p>	
<p>دو دنوں کے پین دور ہے نہین آدہ ہے تیرے چہرے بے عبادت چہرے تیرے بے عبادت چہرے تیرے بے عبادت چہرے تیرے بے عبادت چہرے تیرے</p>	

دل عاشق کی بہت راری کور
 وہ ہی سمجھے ہے جو کہ محرم ہے
 دل مر اباغ دلکش ہے مجھے
 چشم نقش قدم ہو نہیں سکیں
 مجھ سے ہر چند تو ملکر رہے
 کہیں خاموش ہو کہ مثل شمع
 پاؤں لرزے ہر دست کے مانند
 دل و تیرے بھلے کو کہتا ہوں ہضم
 ورنہ ان بھرو توں کے لیے
 اور بھی ہو خراب کیل ہے مجھے
 یار و مراد کو ہی بھلا کیجئے اس سے
 جو نہ جو ہے جو تو ہی آتی ہر چین
 سو مرتبہ یوں ٹھہر علی اس سے نہ ملے
 میزار اگر مجھ سے ہو تخت ہو بہتر

حال انہو چھوڑو کہ ان کا سوا کیا کہوں
 دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں

گر زندگی اس طور سے ہو تو وہ جہان میں
 خاطر پہ کسو شخص کی تو بار نہ ہووے

دیا جو کسی نظر نے یہ اعتبار مجھے
 سوکھ تیر کسی سو نہیں ہو واشدیان
 ہمیشہ اپنی نظریں سبک میں رہتا ہوں
 کہو ہی جی میں نہ گذر اخیال سرتابی
 تمہارے وعدے تان خوب میں سمجھتا ہوں
 یہ کون برق تجلی ہوا جو آفت جان
 جفا و جور تو ظالم سبھی گوارا ہیں
 یہ آپ ہی آپ کہہ رہے توریان بدلتے ہو

اس امر میں بھی یہ بے اختیار ہے بندہ
 ملا ہے ورو اگر ان کچھ اختیار مجھے

فرض کیا کہ ای ہوسا کہ وقدم ہی باغ ہو
 دیکھیں جس کو ان سوا وہی کچھ دماغ ہو
 غیر سو کیا معاملہ آپ میں اپنے دم میں
 قید خودی اگر نہ ہو پھر تو عجب فراغ ہو

اپنے دل میں نہ سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 اپنے دل میں نہ سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 اپنے دل میں نہ سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 اپنے دل میں نہ سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں

۳۷

دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں
 دل سے سوچو تو ان کے سوا کیا کہوں

جنگجو ہے جو محبت ہے
 گیت گیت نہیں ہے آفت ہے
 گیت گیت نہیں ہے آفت ہے
 گیت گیت نہیں ہے آفت ہے

کل کی طرح سو آج بھی اب نیند آچکی کتنا ہواک نگاہ پہ آئینہ رومرا آنا یہ بندہ خانہ اگر تھکوار ہے ہوں رو برو چشم تو میں سرسہ در گلو صدقہ میں میرے کب تین تر پار کروں عبث	گھیرا اسی خرابی نے پھر آنکر مجھے بس اور اپنا یادہ نہ حیران کر مجھے دو لکڑیاں اپنی ہی مہمان کر مجھے پر کمیوزلف سے نہ پریشان کر مجھے ہو روز عید آج تو قربان کر مجھے
--	---

ہیں شعر فہم جتنے زمانے میں لا علاج
 اور دمانتے ہیں یہ سب ناکر مجھے

لیان غیب کے جلوہ کشتین جلوہ گری ہو اگر ناز کی عشق تجھے رنگ دکھاوے جون شیشہ ساعت ہیں تکلفن جہانکے سوط حسے دیو ہیں اسے سج ہنر مند ولنگ ہو یہ عتیقہ دل منہ نہ کھلانا ہو جون مہ و خورشید زرو سمید	جو شخص گزرے ہر نظر سے نظری ہے ہر سنگ میں شیشہ ہو ہر شیشہ پری ہے وان لین کہ تو ہو تو یاں یاد بھری ہے مجھ سے نہیں ملتا میری بے ہنری ہے جون نگہت گل زمین تری پردہ داری ہے تو بھی تو حریفوں کے تین در بدری ہے
--	--

لیتا ہر خبر وہ تو سبھی خلق کی لیکن
 اپنے تئیں اور وہ بہت بخیری ہے

وہ ہے جو محبت ہے
 گیت گیت نہیں ہے آفت ہے
 گیت گیت نہیں ہے آفت ہے
 گیت گیت نہیں ہے آفت ہے

۱۳۹
 یہ نہیں معلوم
 کہ میں کیوں
 اس کی طرف
 دیکھتا ہوں

دل کی آواز
 دل کی آواز
 دل کی آواز
 دل کی آواز

[illegible]

جوان چاہنے والے قریب کیسے پہنچے
 جوان چاہنے والے قریب کیسے پہنچے
 جوان چاہنے والے قریب کیسے پہنچے
 جوان چاہنے والے قریب کیسے پہنچے

دل کی دل جانے لگو تو ملنے کا نہیں
 دن تھاری تو کئے بارے خوشی ہر طرح
 دل برا ہوتا ہو کوئی تجھ سپروں ہی
 چین تو ہکو نہ آیا ایک ساعت اس بغیر
 دیکھنے پاتا نہیں کوئی جسکی چھانوں یا
 اپنے دروازے تلک بھی وہ نہ آیا یکبار
 یا تو وہ راتیں نہیں یا یہ کچھ دن کا پھر

تب ہمارے اس کے ابتک یوں تھے ہی درو یا
 بات ایسی سی ہم خاطر میں کم لایا کیے

ہوا جو کچھ کہہ نہا تھا کہیں کیا جیکو رو بیٹھے
 بسا اپنی میں ہم تو آپے بہت نہیں ملے
 نہ پوچھو کچھ ہمارے پھر کی اور صل کی باتیں
 وفا کی جھینٹ بھی تجھے پڑی ہرگز نہ اعظام

نہ اٹھو درو اپنے بستر سے طبع کہ ہرگز
 جو کچھ یوں غیب سے آوے سو تم البتہ لو بیٹھے

گاہ گاہ یاس میرے آپ تو آیا سہلے
 ہم بلا سے یاں پڑے راتوں کو بھر آیا کیے
 ہم سدا غیر و نشہ ملنا سنکے بھر آیا کیے
 راتوں ہر چند اپنے دلو بہلا یا کیے
 لیجلی سہل کج سہکو وہ پری سہا کیے
 ہر طری جسکے لیے اٹھ اٹھکے ہم جایا کیے
 ہاتھ اب لکڑی نہیں تب پانوں بویا کیے

۳۱
 دل کی دل جانے لگو

دل کی دل جانے لگو تو ملنے کا نہیں
 دن تھاری تو کئے بارے خوشی ہر طرح
 دل برا ہوتا ہو کوئی تجھ سپروں ہی
 چین تو ہکو نہ آیا ایک ساعت اس بغیر
 دیکھنے پاتا نہیں کوئی جسکی چھانوں یا
 اپنے دروازے تلک بھی وہ نہ آیا یکبار
 یا تو وہ راتیں نہیں یا یہ کچھ دن کا پھر

تر چھی لظرون سے دیکھنا ہر دم
 یہ بھی اک بانگین کا بانا ہے
 یہی اپنی بھی گون کی باتین ہیں
 آہی جانا جہر کو آنا ہے
 واہ ری یہ زبان کی تیزی
 ہر طرح کچھ نہ کچھ سنا ہے
 دیکھو کیجیو نہ سیر در می
 ورو کو بھی تو منہ دکھانا ہے
 دل تجھ کیوں ہے بے کلی ایسی
 کون دیکھی ہے اپنی ایسی
 سب برا کہتے ہیں تو کہنے دو
 بات لائے ہو تم بھلی ایسی
 وہ ملے کا تو مسم بھی ملتے ہیں
 آپ لگ چلے کیا چلی ایسی
 خون ہوتا ہے دل کا یاں آؤ
 منہ دی پاؤں میں کیا ملی ایسی
 اُسے گھر میں کدھر سے پہونچے جا
 دل بتا دے کوئی گلی ایسی
 مسکرایا خوشی سے وہ جس طرح
 باغ میں کب کھلی گلی ایسی
 ورو گھر کے تو جویون چو نکا
 کیا اٹھی جی میں سبلی ایسی
 کھٹک کو دیکھ اُسے کیٹک کہنے لگے
 جب حدوت اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے
 غیر تو کچھ کان میں بھی دبہم کہنے لگے
 بات تم اب اپنودگی ہمسے کہنے لگے

سچے کو چاک صبح کے اندر کر دیں
 خون آفتاب نکلے مراد کنارے
 سے دور و غیر کا نہیں غلوہ و متین
 پہ پہ لڑن مجھ کو جو لینے پارے
 لاکھ لڑی مجھ سے بھی رانی کی ہرگز نہ
 خالی ہو جسے اور چار کو چوس جگرے
 تو کیا کہے میں نے کسے پھر الہیہ
 تو جو جانو تو جس ڈرنے لے

ہم بھی جس کی طرح تو اس قافلہ کے ساتھ ہم نے جو کچھ بساط میں تھے سو سنا چلے	کہہ بیٹھو نہ رو رو کہ اہل وفا ہو نہیں اور بس بیوفا کے آگے جو ذکر وفا چلے
جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے زلفت کی کج ادا پسان دیکھو	زندگی آپ ہی آپ گنتی ہے ہر گھڑی منہ سے جا پھلتی ہے
آج ہے آہ کی ہوا کچھ اور دیکھو کس طرف پلٹتی ہے	جو خسرابی کہ رو میں پھیلی دست قدرت سے کب سنبھلتی ہے
گر نام عاشق ترے نزدیک ننگ ہے اس خاندان خراب کو لیجاؤ نہیں کمان	کرے نہ جھکویار تو پھر کیا درنا ہے دلیر تو یہ فصاحتیو بیابان بھی تنگ ہے
تیری درشتیوں کو سمجھتا ہوں آشتی کرتا ہے اس قدر تو خفا رو کو عبت	تجھ کو یہ میرے ساتھ عبت غم جنگ ہے
ظالم وہ اپنی جان سے اپنی تنگ ہے	
آہستہ گزرو تو صبا کو بے بار ہے اس نگدل کی وعدہ خلافی کو دیکھنا	پیش نہ کچھ مرے مشت غبار سے پتھر لگئی ہیں آنکھیں جری انتظار سے

[illegible]

دانش بین می بینی بوی خوش گلستان
بهر چرخ زمین و آسمان
کلی که در میان کوه و دشت
با هر چه ازین عالم است
چو بارگاه دل پیران
در جوار کعبه ایستاده اند
قدم عشق برده جانمندان
زین جا به آنجا

پیر زیاید

اگر آدم نہیں تو بھی بشر ہے
 ہمیں گستاخی اسکا درد ہے
 یہ زائد کب خطا سے بچتا ہے
 علاج درد سہندل ہو لیکن
 سراپا ختم ہوں چون آئینہ پر
 کسو پر درو کب میری نظر ہے
 کروں کسے ساتھ اے شر کر مجھ کو
 خبر اپنی لے اے گلستان خوبی
 پنٹ مست ہوئے نرگس جن میں
 کسو کی تو آنکھوں نے کی بادہ نوشی
 جگر پہ داغ نے میرے یہ گلشنانی کی
 مری سی نالہ تراشی نرگس کا نہ ہوا
 ہم اتنی عمر میں دنیا سے ہو گئے ہزار
 عجب ہو خضر نے کیونکر کہ زندگانی کی
 دل سمت سینہ یا طرف سر کو منہ کرے
 پوڑا پور و دیہیدہ کو منہ کرے
 کیا کم ہو مرغ قبلہ غما سے یہ مرغ دل
 سجدہ او دعویٰ کیجیے جہد کو منہ کرے
 اسکی تیلن بھی دختر ز رنگ منہ لگا
 مین جانوں پھر یہ زائد اگر کو منہ کرے

چو بہشت قافار عشق کہ صحت جانے
 دہ آہ و آہ سے سنہ ہن گندہ جانے
 دہ آہ و آہ سے سنہ ہن گندہ جانے
 دہ آہ و آہ سے سنہ ہن گندہ جانے

دو بے اگر زمین و اگر آسمان حلے	دو بے اگر زمین و اگر آسمان حلے	دو بے اگر زمین و اگر آسمان حلے
میں چپے ہوں کہان تین جھاتی تو بک گئی	میں چپے ہوں کہان تین جھاتی تو بک گئی	میں چپے ہوں کہان تین جھاتی تو بک گئی
اک آہ بھی سو وہ بھی سراپا پٹک گئی	اک آہ بھی سو وہ بھی سراپا پٹک گئی	اک آہ بھی سو وہ بھی سراپا پٹک گئی
اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے	اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے	اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے
دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے	دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے	دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے
عاشق تو جانتا ہی نہیں رو کون ہے	عاشق تو جانتا ہی نہیں رو کون ہے	عاشق تو جانتا ہی نہیں رو کون ہے
نہ ملیے یا سے دلکو تو کیا آرام ہوتا ہے	نہ ملیے یا سے دلکو تو کیا آرام ہوتا ہے	نہ ملیے یا سے دلکو تو کیا آرام ہوتا ہے
چین و عشق مل سمجھے سینے آسین چہ ہو گا	چین و عشق مل سمجھے سینے آسین چہ ہو گا	چین و عشق مل سمجھے سینے آسین چہ ہو گا
یہی پیغام و رو کا کہنا	یہی پیغام و رو کا کہنا	یہی پیغام و رو کا کہنا
کون سی رات اُن ملیے گا	کون سی رات اُن ملیے گا	کون سی رات اُن ملیے گا
ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور بن باقی	ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور بن باقی	ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور بن باقی
یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بھڑکا	یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بھڑکا	یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بھڑکا
گلرنگ کا بھر و بر میں جو کہیںے جوش ہے	گلرنگ کا بھر و بر میں جو کہیںے جوش ہے	گلرنگ کا بھر و بر میں جو کہیںے جوش ہے
وصف خاموشی کے پھر کہنے میں اسکے نہیں	وصف خاموشی کے پھر کہنے میں اسکے نہیں	وصف خاموشی کے پھر کہنے میں اسکے نہیں
گر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے	گر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے	گر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے
دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی	دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی	دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی

میں چپے ہوں کہان تین جھاتی تو بک گئی
 اک آہ بھی سو وہ بھی سراپا پٹک گئی
 اب کون حال دل کے اُس مست ناز سے
 دل ہی یہ بقرار نہو تو کیا کرے
 عاشق تو جانتا ہی نہیں رو کون ہے
 نہ ملیے یا سے دلکو تو کیا آرام ہوتا ہے
 چین و عشق مل سمجھے سینے آسین چہ ہو گا
 یہی پیغام و رو کا کہنا
 کون سی رات اُن ملیے گا
 ہمارے جامہ تن میں نہیں کچھ اور بن باقی
 یکایک عشق کی آتش کا شعلہ ہر قدر بھڑکا
 گلرنگ کا بھر و بر میں جو کہیںے جوش ہے
 وصف خاموشی کے پھر کہنے میں اسکے نہیں
 گر جان ہو تو جان کے آزار ساتھ ہے
 دنیا وہ فاحشہ ہے کسوئے نہیں بچی

کیا کہ
عاشق اور دوست اور بیٹہ بد دل
دیکھو تو سب کے لئے ایک ہی ہے
تو پرانی ہو کہ نئی ہو دوست
ہیں دروخت ابھی نہیں تو بیٹہ

ریحانی مسرت
 دیوان میر درد
 اسرار و شب قدری که ازین بیا
 گردل سسکه برآه
 خطمین که می پوی بین آیات خدا
 ترکب و یگانه
 چون آینه حیران بین بین حیران
 چشمتی که برآه
 آینه نظر حسن بین جلیوه
 القدر القدر

آئینہ نظر حسن
جہن آئینہ شکر
بجائے شکر گوار
جہن آئینہ شکر گوار

گزارش حق برین حق کے چاند کا
ابرام کریم کریم
کناہین سخن چھوڑا سا باندھے کا
کریم کریم کریم کریم

مستزاد
اور ہم ہی بڑو فائدہ کیا جانے کا
ابرام کریم

دیارِ ناز و عشق کی بستی میں
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی

کیسی نکو بھارت میں اور کیسی تو سکھ پاؤست میں
 یہ پھلوا رہی دروہ میں کچھ اور سمودھلات میں
 کلیان من میں سوچت میں جو پھول کوئی کھلات میں
 جودن و اکوہیت کیو ہے وادن ہو نکو آوت میں

محمسات

باطن سے جھون کے تین خبر ہے ظاہر پہ اُنھیں تو کب نظر ہے
 پھر میں بھی عشق کا اثر ہے اس آگ سے سوختہ جگر ہے
 ہر سنگ میں دیکھ تو شر ہے باطن کے صفا کی جستجو کر
 خاموش ہو کر گفتگو کر آئینہ دل کو رو برو کر
 حیرت میں وصال آندو کر دیدار نصیب ہر نظر ہے
 ہستی نے کیا ہے گرم بازار لیکن ہے بہان گاہ درکار
 سختی سے نہ رکھ قدم تو زوار آستہ گذر مہمان کسار
 ہر سنگ دکان شیشہ گر ہے

دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی

دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی

دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی
 دل کی باتیں کہیں نہ سہی

اسے دیکھو غلات کب تک یہ
 بنانے والا کون کون سا
 انشعاب دلوں کو مت سنا
 زلفوں میں نہ مت بنایا کرنا
 دل پر کون کون سے
 دل پر کون کون سے
 دل پر کون کون سے

اے شیشہ گران بنیں یہ مینا کرتا ہے تو صلح غیبر سے تو حیرت کا مری تو یہ اثر ہے مین پہو بچون خیال کی طرح وان کرتا ہے یہ دل تو روزنامے مین غنچہ دل گرفتہ دل	گھٹلا ہے شراب پر دل سنگ ہم سے ہے گرا راوہ جنگ وہ بھی مجھے دیکھ رہا دنگ اگر مجھ سے تو ہو ہزار فرسنگ ہے نے سے زیادہ ترغوش آنگ تو عقدہ کشاے خاطر تنگ
--	--

جون خم مجھے تو شکفتہ دل رکھ
 مت تیغ سے اپنی منفعل رکھ

عاشق ہے اور اضطراب کرنا ہم بھی مین امید وار ہو کے اے عشق قسم ہے قتل گہ مین دل اسکی گلی کو جب چلے تو مینا کو نہ توڑ مختسب تو ظالم مین تری چشم قاتل ہو میرے سوا ایک کس سے ناصح	اک جا نہ کہیں سزا کرنا ایدھر بھی صبا گزار کرنا پہلے تو ادھر مری وار کرنا میرا بھی ٹک انتظار کرنا میرے تئیں سنگسار کرنا عاشق سے انھیں نہ چار کرنا اپنے تئیں یوں تزار کرنا
--	--

دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا

دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا
 دیکھو تو غبت کا درد سہا

احوال مصنف محسن علی صاحب
 تذکرہ میر حسن علی صاحب
 سرائے

حضرت شیخ گلشن قدس سرہ
 کے ارادے اور ایک مدت
 کے بعد ان کا صاحب میر حسین
 صاحب گلشن سے ملے اور ان کے
 ارادے اور ایک مدت کے بعد
 ان کا صاحب میر حسین صاحب
 گلشن سے ملے اور ان کے ارادے

سر آمد اویار متاخرین سرخیل کملہ دین جنید عصر شبلی دہر شہنشاہ اقلیم
 فقر و قناعت واجب الاطاعت ماہ کامل فلک شب زندہ داری نیر عظم
 سمای نلوکاری سچہ گردان دانہای هجوم فضل و کمال نازیار گزار صفا گلستان
 تمثال رموز از شمع بزم سوز و گداز جبرہ کش شہر اربعہ فرت مذخمانہ طریقت
 صاحب مذاق رد و محبت واقف لذات کرب الفت محاکم طکار رنگ زرد
 نسیم آہ سوز عارف ہالہ ولی حق آگاہ فرنگان چشم عرفان مدد کے یارین
 چلہ کش گوشہ صبر در صناعہ زلت گرین و تارک دنیا سرخیل اہل قبہ
 چارہ نفس و صاحب مکاشفہ عبد خاص رب قدیر جناب فصائل آب خواجہ
 میر المتخلص و درو خلف الرشید زبدہ کملہ اکابر صاف باطن نیک ظاہر
 خواجہ محمد ناصر متخلص عند لیب باشندہ قدیم دار الخلافہ شاہ جہان آباد
 اس سلسلہ ان کے نسب پاک کا فقرا میں سید بہار الدین نقشبند اور امرا
 میں نواب ظفر خان سے جو عبد حضرت جہانگیر شاہ غازی میں
 سردار نامی تھے ملتا ہے اور اہل حال میں والد مدفور کے منصفدار
 بادشاہی تھے لیکن جب دنیا کو ترک کیا اور کوچہ سلوک میں قیام
 رکھا اول گلچین گلشن بنجار حضرت شیخ المشائخ شیخ سعد اللہ

اور ان کے بیٹے
 حاصل کیے بخوبی علیہ السلام
 بعد ان کے بیٹے
 بعد ان کے بیٹے
 بعد ان کے بیٹے

۵۵
 روزگار پیشہ اسے الفرض جب
 حصول دولت فقر و طبیعت نائل
 کہ اس کی والدہ ماجدہ سببیت نائل
 اول علم دینی کو پورے حاصل کیا
 شریف اور فقیر کو حاصل کیا
 میں جو مجاہدہ نفس کو حاصل کیا
 بیاضت اوقات و زکوٰۃ صرف فرمایا
 اوقات و زکوٰۃ صرف فرمایا
 اوقات و زکوٰۃ صرف فرمایا

کی دوسری تاریخ
 کی دوسری تاریخ
 کی دوسری تاریخ
 کی دوسری تاریخ
 کی دوسری تاریخ

بلا صرح کھنا زیبا ہے۔
 دیوان زند سید گلستان عشق
 کلام نواب سید محمد خان زند شاگرد خواہ
 حیدر علی آتش۔
 دیوان گویا از طبیب و ادیب و ادب دار
 فقیر محمد خان زند گویا شاگرد خواہ وزیر۔
 دیوان غافل کلام مخمور مہیا آتش بخ
 منور خان غافل
 دیوان ذوق از تہذیب فکر مخمور علی خیال
 سید ابراہیم علی ذوق
 دیوان لطیف ہا کیزہ دیوان غزلیات
 مع معراج نامہ جامع سرور کائنات مصنفہ حافظ
 لطیف علیخان بریلوی۔
 ایضاً لغت سرور می غزلیات تمام
 ردیفی کی از ہارنہ طبع بلند مفتی غلام سرور
 دیوان نیاز از روشنی صافی طبع
 تادک پسند شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز
 دیوان شہید مصنفہ کرامت علی
 خان شہیدی مخلص
 دیوان غالب دہلوی کی مرتبہ یہ
 مختلف مقامات میں چھپا اور کما اور ہندو خواہ

عزیزان اسی طرح ہے کیونکہ عالی پایہ مرزا
 اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہے جیسا کہ شعلہ نظم
 ہندوستانی میں نہیں ہے یہ مہجورہ مطبع نظامی
 سے نقل ہو کر طبع ہوا
 دیوان قلیق مسماہ نظم عشق کلام استاد
 کامل اکابر الدولہ خواہ اسد مخلص قلیق
 دیوان جرار مصنفہ امرا حسین بیگ جرار
 دیوان واسطی نامہ کلام مولوی سید
 فضل رسول خان تعلقہ دار سندلیہ۔
 دیوان ہشیار مصنفہ کیول رام
 دیوان صبا از میر وزیر علی قبا۔
 دیوان ضامن از سید ضامن علی شاہ
 دیوان نواب علاء الدولہ سید
 محی الدین خان بہادر مخلص فقیر۔
 دیوان محسن شوق غزلیات
 بہ طبع حضرت ذوق دہلوی مصنفہ ششی
 ہر چند آسردہ مخلص ہر چند ایک کلام میں کلام
 ذوق دوسرے کلام میں کلام ہر چند۔
 چمنستان جوش۔ دیوان نواب محمد حسن
 جوش از فرزندان نواب حافظ رحمت خان۔
 مجمع الاشعار غرما اور فارسی استاد

چشمین فی الخیر - اشعار و فارسی اساتذہ
 تراجم کردہ مولوی محمد ابراہیم بن شہاب الدین
 گلہ - **ستہ امانت** - حسین حیدر چیم
 غزلیات اساتذہ کی زبان
 گلہ - **ستہ خندان** - کلام موزون
 منشی منور علی تخلص خندان
 گلہ - **ستہ لغت** - اشعار اردو
 فارسی مولفہ مولیٰ الدین امیر

کتاب کلیات و دواوین فارسی

کلیات حسن بن یحییٰ رزادور
 ۱۰۰۰ گارے ہے حسین چند سال ہیں
 اسوالت مخمری حضرت مصنف
 ۲۰ تواریخ سلاطین ۳۰ قصائد تفسیر
 ۱۰۰۰ اطہار علیہم السلام ۴۰ دیوان مصنف
 ۵۰ شہنویات صغیر دل و چین آئین
 ۱۰۰ شہنویات خیر آیات ۱۰۰۰ شہنویات
 نامہ ہر تذکرۃ العاشقین مصنف
 عظیم التفسیر شیخ محمد علی حسنین
 کلیات خاقانی - حسین تصانیف عربی و
 فارسی و غزلیات دریاہیات کلہ و از خیر و بر

ایہ کلیات میں ہا سیت کے ساتھ کیا ہے
 جو اس مطبع میں چھپی ہو کر معرلہ سہانی اشعار
 عربی کے دو جلد میں چھپا ہے۔
 کلیات مرزا بیدل اس کلیات میں
 پارکناہ بن زین ۱۰۰ دیوان بیدل ۲۰ غماض
 بیدل ۳۰ رفات بیدل ۱۰۰ نکات بیدل
 بیتہ طبع شاعرانہ خیال مرزا
 محمد القادر بیدل تخلص

کلیات سعدی شیراز

مبین رسائل دیوان - ادیبانہ کلیات
 ۱۰۰۰ گارے ہے حسین چند سال ہیں
 ہ نقاد عربی و فارسیہ و مرآت و ترجمیات
 ۱۰۰ طلیعات و بدائع و خواص و غزلیات
 ۱۰۰۰ قطعات و رباعیات و ہزلیات و مثنویات
 از شاعران طبع حضرت علی الدین شیرازی
 کلیات جامی - از ملا عبد الرحمن جامی
 دیوان طبع شیرازی - فارسی و از ابو الفتح
 فارابی
 کلیات نظم غالب - از میرزا
 اسد اللہ خان صاحب غائب و دیوانی

